از عدالتِ عظمیٰ

حسنہ و دیگراں

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

تاریخ فیصلہ: 23 جنوری 1996

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور جی۔ٹی۔ ناناوتی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973

دفعہ 162 — پولیس میں بیانات- قبولیت- ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں نامزد نہ ہونے والا ملزم— تفتیش کے دوران مستغیث کا ملزم کا نام لینے کا اضافی بیان ریکارڈ کیا گیا- قرار پایا کہ، دفعہ 162 کی زد میں ہے اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے ایک حصے کے طور پر اس پر انحصار نہیں کیا جاسکتا۔

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 302، 34/302، 440 -گھر میں دراندازی کا ملزم— دراندازوں میں سے ایک نے مستغیث کے بیٹے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا- ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں ملزم کا نام نہیں ہے لیکن مستغیث نے تفتیش کے دوران پولیس کے ذریعے درج کردہ ضمنی بیان میں ان کا نام لیا ہے- ٹرائل کورٹ نے گولی چلانے والے ملزم کو تعزیرات ہند کی دفعات 302، 449 اور 25 آرمز ایکٹ کے تحت مجرم قرار دیا- دیگر ملزموں کو دفعات 34/302 کے تحت سزا سنائی گئی— سابقہ کی اثباتِ جُرم اور سزا برقرار رکھی گئی لیکن مؤخر الذکر کی سزا کو اسے شک کا فائدہ دیتے ہوئے الگ کر دیا گیا- ٹرائل کورٹ کو ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے ایک حصے کے طور پر ضمنی بیان پر انحصار نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ یہ دفعہ 162 مجموعہ ضابطہ فوجداری کے زد میں آتا ہے۔

آرمز ایکٹ، 1959:

دفعہ 25- ملزم سے پستول کی بازیابی سے متعلق تفتیشی افسر کے شواہد کو جرح میں چیلنج نہیں کیا گیا- فرد برآمدگی کے ذریعے بھی تقویت دی گئی- ٹرائل کورٹ کی طرف سے دی گئی سزا دہی اور سزا کو برقرار رکھا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ملزم "H" "R" اور "J" پر خصوصی عدالت نے دفعات 34/302 اور 449 مجموعہ تعزیرات ہند اور آرمز ایکٹ دفعات 25 کے تحت قابل سزا جرم کے لیے مقدمہ چلایا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ رات تقریباً 9 بجے 28.4.1984 پر دو افراد نے چہرے چھپا کے اور پستولوں سے لیس ہو کر گواہ استغاثہ 1 کے گھر میں مجرمانہ دراندازی کا ارتکاب کیا، جس نے الارم لگایا اور ایک درانداز ی سے پستول چھین لیا۔ دریں اثنا گواہ استغاثہ 1 کا بیٹا اس کے ساتھ شامل ہو گیا اور جھڑپ میں دراندازوں میں سے ایک کا چہرہ بے نقاب ہو جاتا ہے۔ ملزم 'R' کی ترغیب پر ملزم 'H' نے گواہ استغاثہ 1 کے بیٹے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد دونوں حملہ آور اس گھر سے باہر نکل گئے جہاں پستول سے لیس ملزم 'J' انتظار کر رہا تھا۔ اس کے بعد تینوں گواہ استغاثہ 1 گاؤں کے سرپنچ کے ساتھ پولیس اسٹیشن گئے اور رپورٹ درج کرائی جس کی بنیاد پر ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کیا گیا اور تفتیش شروع کی گئی۔ چونکہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں حملہ آوروں کے نام ظاہر نہیں کیے گئے تھے، اس لیے تفتیش کے دوران گواہ استغاثہ 1 کا ایک اضافی بیان ریکارڈ کیا گیا جس میں اس نے ملزم کا نام لیا۔ ماہرِ قذفیات کی رپورٹ میں اشارہ کیا گیا کہ جائے وقوعہ سے برآمد شدہ خالی جگہ ملزم 'H' سے برآمد شدہ پستول سے فائر کی گئی تھی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بتایا گیا کہ متوفی کی موت گولی لگنے سے ہوئی ہے۔

ٹرائل کورٹ نے ملزم 'H' کو تعزیرات ہند کی دفعات 302 اور 449 اور آرمز ایکٹ دفعات 25 کے تحت قابل سزا جرائم کا مجرم قرار دیا۔ ملزم 'R' کو تعزیرات ہند کی دفعات 34/302 اور 449 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ دونوں کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ ملزم 'J' کو مجرم قرار دیا گیا اور آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت سزا سنائی گئی۔ تینوں ملزموں نے موجودہ اپیل دائر کی۔

ملزم 'R' کی اپیل کی اجازت دیتے ہوئے اور دیگر دو ملزموں کی اپیل کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. تفتیش کے دوران ریکارڈ کیے گئے گواہ استغاثہ 1 کا ضمنی بیان، جس میں اپیل کنندگان کا نام لیا گیا تھا، دفعہ 162 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت متاثر ہوا تھا اور ٹرائل کورٹ اس پر انحصار نہیں کر سکتی تھی یا اسے ابتدائی اطلاعی رپورٹ کا حصہ نہیں سمجھ سکتی تھی۔

2.1. استغاثہ درخواست گزار 'R' کے خلاف مقدمے کو معقول شک سے بالاتر ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس پورے واقعہ کے دوران اس پر کوئی غیر ذمہ دارانہ فعل عائد نہیں کیا گیا ہے۔ واقعہ کے وقت ان کی موجودگی اطمینان بخش ثابت نہیں ہوئی ہے۔ تینوں اپیل کنندگان بھائی ہیں اور

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس امکان سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندہ 'R' کا نام بھائی یا اپیل کنندہ 'H' کے طور پر لیا گیا تھا۔ اسے شک کا فائدہ دیا جاتا ہے اور تمام الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے۔

2.2. گواہ استغاثہ 1 کا بیان کہ اپیل کنندہ 'H' نے متوفی پر گولی چلائی، اعتماد پیدا کرتا ہے اور طبی شواہد کے ساتھ ساتھ ماہرِ قذفیات کی رپورٹ سے بھی کافی تصدیق حاصل کرتا ہے۔ درخواست گزار 'H' کی گرفتاری اور اس کے قبضے سے اسلحہ برآمد ہونے سے بہت پہلے ہی ماہرِ قذفیات کے پاس بھیج دیا گیا تھا۔

ماہرِ قذفیات نے رائے دی کہ درخواست گزار 'H' کی گرفتاری کے بعد انہیں بھیجے گئے ہتھیار سے گولی چلائی گئی تھی۔ اس طرح ریکارڈ پر موجود شواہد نے اپیل کنندہ 'H' کے خلاف الزامات کو ہر معقول شک سے بالاتر بنا دیا ہے اور ٹرائل کورٹ کے ذریعہ درج کی گئی اس کی سزا دہی اور سزا میں کوئی مداخلت نہیں کی گئی ہے۔

2.3. آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم کے لئے اپیل کنندہ 'J' کی سزا دہی اور سزا اچھی طرح سے قابل قبول ہے اور اس میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ درخواست گزار 'J' کی گرفتاری کے وقت ان سے پستول کی برآمدگی کے حوالے سے تفتیشی افسر کے شواہد جرح میں چیلنج نہیں کیے گئے ہیں اور فردِ برآمدگی سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 212، سال 1986۔

مقدمہ نمبر 194/84 ٹرائل نمبر 48، سال 1985 اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ نمبر 96، سال 1984 میں فیروزپور کی خصوصی عدالت کے مورخہ 18.4.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے ڈھنگڑا۔

جواب دہندہ کے لیے رنبیر یادو اور آر ایس سوری۔

عدالت کا فیصلہ ڈاکٹر آنند، جسٹس کے ذریعے سنایا گیا۔

اپیل گزاروں پر خصوصی عدالت کے فاضل جج کے ذریعے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 اور 449 کے تحت جرائم کے لیے مقدمہ چلایا گیا۔ اپیل گزار حُسنہ اور جالور سنگھ پر بھی آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم کا مقدمہ چلایا گیا۔ 18.4.1985 کے فیصلے کے ذریعے، ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ حُسنہ کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 303 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا اور اسے عمر قید کی سزا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سنائی اسے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 449 کے تحت ایک جرم کے لیے بھی سزا سنائی گئی اور سات سال کی قیدِ بامشقت اور آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت نو ماہ کی قیدِ بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ اپیل کنندہ روپا کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 302/34 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ اسے تعزیراتِ ہند کی دفعہ 449 کے تحت ایک جرم کے لیے بھی سزا سنائی گئی تھی اور سات سال کی قیدِ با مشقت کی سزا سنائی گئی تھی جالور سنگھ اپیل کنندہ کو تعزیراتِ ہند کی دفعہ 1 اور 449 کے تحت الزامات سے بری کر دیا گیا تھا لیکن اسے آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا اور نو ماہ کی قیدِ بامشقت کی سزا سنائی گئی۔ اس قانونی اپیل کے ذریعے، اپیل کنندگان نے اپنی سزا اور سزا پر سوال اٹھایا ہے۔ چونکہ جیل سے اپیل موصول ہوئی تھی، اس لیے اپیل گزاروں کے لیے ایک عدالتی معاون مقرر کیا گیا تھا۔

استغاثہ کے مقدمے کے مطابق 28 اپریل 1984 کو سادھو رام گواہ استغاثیہ 1 اپنی بیوی کوشلیہ گواہ استغاثہ 4، ستیش کمار (متوفی) اور دیگر بچوں کے ساتھ تقریباً 9 بجے اپنے گھر پر موجود تھا۔ دو نقاب زد افراد جو پستول سے لیس تھے نے گھر میں بنیتِ مجرمانہ دراندازی کی ۔ سادھو رام گواہ استغاثہ 1 نے شور مچایا اور دو دراندازوں میں سے ایک سے پستول چھین لیا۔ ہاتھاپائی کے دوران ایک درانداز کا چہرہ ب نقاب ہو گیا۔ متوفی ستیش کمار اپنے والد کی مدد کے لیے آیا۔ اپیل کنندہ روپا کی ترغیب پر حُسنہ اپیل کنندہ نے گولی چلائی جس سے ستیش کمار کے چہرے پر چوٹ لگی اور وہ نیچے گر گیا۔ روپا اور حُسنہ دونوں اس گھر سے بھاگ نکلے جہاں پستول سے لیس جلال سنگھ پہلے ہی انتظار کر رہا تھا۔ اس کے بعد تینوں ملزم بھاگ گئے۔ سادھو رام گواہ استغاثیہ 1 ستیش کمار کے قریب گیا اور اسے مردہ پایا۔ گاؤں کے سرپنچ شام لال اور ملکیات سنگھ کے ساتھ سادھو رام گواہ استغاثیہ 1 رپورٹ درج کرانے کے لیے تھانے گیا۔ رسمی ابتدائی اطلاعی رپورٹ نمائش پی 1 اس رپورٹ کی بنیاد پر درج کی گئی تھی۔ تفتیش شروع کی گئی اور تفتیشی افسر گواہ استغاثہ 1 کے گھر پہنچا۔ شریمتی کشلیہ گواہ استغاثیہ 4، متوفی ستیش کمار کی ماں خاندان کے کچھ دیگر افراد کے ساتھ نعش کے قریب بیٹھی تھی اور پوچھ گچھ کی۔ وہ جذباتی ہو گئی اور اس واقعے کا کوئی سراغ یا تفصیلات نہیں بتا سکی۔ ایک جانچ رپورٹ تیار کی گئی اور نعش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ فردِ برآمدگی نمائش پی 5 کے ذریعے جائے وقوعہ سے 325 بور کا ایک خالی کارتوس قبضے میں لیا گیا۔ اسے ایک پارسل میں بند کر دیا گیا۔ فردِ نمائش پی 6 کے ذریعے خون سے رنگے ہوئے اینٹوں کو بھی قبضے میں لیا گیا۔ بعد میں 325 بور کے دو مزید خالی کارتوس اور 32 بور کا ایک خالی کارتوس بھی برآمد کیا گیا اور فردِ نمائش پی 7 کے ذریعے اسے قبضے میں لے لیا گیا۔ نعش کا پوسٹ مارٹم گواہ استغاثہ 7 ڈاکٹر انوپ سود کے ذریعے کیا گیا، جس میں چہرے کے بائیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جانب الٹے حاشیہ کے ساتھ پھٹے ہوئے زخم کی موجودگی کا انکشاف ہوا۔ ڈاکٹر کے مطابق ستیش کمار کی موت مذکورہ چوٹ کے نتیجے میں صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی جس کے بارے میں ان کا خیال تھا کہ یہ عام نوعیت میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی ہے۔ چونکہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں حملہ آوروں کا کوئی نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا، اس لیے تحقیقات کے دوران گواہ استغاثہ 1 کا ایک اضافی بیان قلمبند کیا گیا جس میں اس نے ملزم کے نام بتائے۔ اپیل کنندہ حُسنہ اور جالور سنگھ کو 3 جون 1984 کو گرفتار کیا گیا اور ان سے ہتھیار برآمد کیے گئے۔ روپا اپیل کنندہ پہلے ہی کسی دوسرے معاملے میں گرفتار ہو چکی تھی اور اسے باضابطہ طور پر 12 جون 1984 کو موجودہ معاملے میں گرفتار دکھایا گیا تھا۔ جائے وقوعہ سے برآمد شدہ خالی بوتلیں اور حُسنہ اپیل کنندہ سے برآمد شدہ پستول کو ڈائریکٹر، فارنسک سائنس لیبارٹری، چندی گڑھ کو بھیج دیا گیا جس نے اپنی رپورٹ نمائش پی 18 کے ذریعے رائے دی کہ جائے وقوعہ سے برآمد شدہ خالی بوتلوں کو حُسنہ اپیل کنندہ کی پستول سے فائر کیا گیا تھا۔ استغاثہ نے اپیل گزاروں کو جرم سے جوڑنے کے لیے سادھو رام گواہ استغاثہ 1 کے علاوہ جیت سنگھ گواہ استغاثہ 2، نقشہ نویس گواہ استغاثہ 5، تفتیشی افسر گواہ استغاثہ 6 اور ڈاکٹر انوپ سود گواہ استغاثہ 7 سے پوچھ گچھ کی۔ اوتار سنگھ گواہ استغاثہ 3 اور شریمتی کوشلیا گواہ استغاثہ 4 کو بھی جرح کے لیے پیش کیا گیا۔ استغاثہ نے پولیس اہلکاروں کے حلف نامے بھی دائر کیے، جن کے ثبوت مقدمے میں رسمی نوعیت کے تھے۔ دفعہ 313 ضابطہ فوجداری کے تحت درج اپنے بیانات میں اپیل گزاروں نے اپنے خلاف استغاثہ کے الزامات کی تردید کی اور جھوٹے مضمرات کی استدعا کی۔

ہم نے فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنا ہے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا ہے۔

ٹرائل کورٹ نے جالور سنگھ اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعات 34/302 اور تعزیرات ہند کی 449 کے تحت الزامات سے بری کر دیا اور ریاست نے اس کی بری ہونے کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے۔ جہاں تک اس کی گرفتاری کے وقت اس سے پستول کی بازیابی کا تعلق ہے، تفتیش کار افسر کے شواہد کو جرح میں کیس کے اس پہلو پر کوئی چیلنج نہیں کیا گیا ہے۔ تفتیشی افسر کے بیان کی حمایت فرد برآمدگی سے بھی ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل ٹرائل کورٹ کے حکم میں جالور سنگھ کو آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم کا مجرم قرار دیتے ہوئے کسی کمزوری کی طرف اشارہ کرنے سے قاصر تھے۔ ہماری رائے میں، آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم کے لیے اپیل کنندہ جالور سنگھ اثباتِ جُرم اور سزا اچھی طرح سے قابل قدر ہے اور ہمیں اس میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔

اب اپیل گزاروں حُسنہ اور روپا کے معاملے پر آتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جیسا کہ پہلے ہی دیکھا گیا ہے، ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں دونوں اپیل گزاروں کے نام غائب پائے گئے تھے۔ان کا نام صرف گواہ استغاثہ 1 کے اضافی بیان میں لیا گیا تھا جو تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیا گیا تھا اور ہماری رائے میں کہ بیان، جو تحقیقات کے دوران ریکارڈ کیا گیا تھا، ضابطہ فوجداری کی دفعہ 162 سے متاثر تھا اور ٹرائل کورٹ ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے ایک حصے کے طور پر اس پر انحصار نہیں کر سکتی تھی۔ تینوں اپیل کنندگان بھائی ہیں۔ پورے واقعے کے دوران روپا اپیل کنندہ کے خلاف کوئی واضح کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ یہ کافی حد تک ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ اگر گواہ استغاثہ 1 نے حُسنہ کے ستیش کمار پر گولی چلانے سے پہلے روپا اپیل کنندہ سے مبینہ طور پر پستول چھین لیا ہوتا، تو وہ حُسنہ کو گولی چلانے سے روکنے کے لیے اسی طرح گولی نہیں چلاتا۔ اس کے علاوہ ماہرِ قذفیات نے روپا اپیل کنندہ سے مبینہ طور پر برآمد شدہ پستول کو جائے وقوع سے برآمد شدہ کسی خالی جگہ سے نہیں جوڑا ہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد کا احتیاط سے تجزیہ کرنے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ استغاثہ اپیل کنندہ روپا کے خلاف مقدمے کو معقول شک سے بالاتر تسلی بخش طریقے سے قائم نہیں کر سکا ہے۔ اس امکان سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا نام حُسنہ کے بھائی رکھا گیا تھا۔ واقعے کے وقت اس کی موجودگی تسلی بخش طور پر ثابت نہیں ہوئی ہے۔ اس لیے ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کردہ مختلف جرائم کے لیے اس کی اثباتِ جُرم اور سزا نہیں رکھا جا سکتا۔

یہ کہ ستیش کمار کی موت بازو میں گولی لگنے پر مضروب ہونے کے نتیجے میں ہوئی، جیسا کہ ڈاکٹر انوپ سود گواہ استغاثہ 7 نے پایا، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس پر نہ تو ٹرائل کورٹ میں سوال اٹھایا گیا اور نہ ہی اس عدالت کے سامنے۔ گواہ استغاثہ 1 کا یہ بیان کہ یہ حُسنہ اپیل کنندہ ہی تھا جس نے ستیش کمار پر گولی چلائی تھی، اعتماد کی تحریک دیتا ہے اور طبی شواہد کے ساتھ ساتھ ماہرِ قذفیات کی رپورٹ سے بھی کافی تصدیق حاصل کرتا ہے، جس نے خالی جگہوں کو پایا، جو حُسنہ اپیل کنندہ سے برآمد شدہ ہتھیار سے فائر کیے گئے تھے۔ چونکہ خالی جگہیں حُسنہ اپیل کنندہ کی گرفتاری سے بہت پہلے ماہرِ قذفیات کو بھیجی گئی تھیں اور اس کے پاس سے ہتھیار برآمد ہوا تھا، اس لیے اس کے خلاف استغاثہ کے مقدمے کی درستگی کی بنیادی یقین دہانی ہوتی ہے کیونکہ ماہرِ قذفیات نے رائے دی کہ جو خالی جگہیں اسے پہلے ہی موصول ہو چکی تھیں وہ اپیل کنندہ حُسنہ کی گرفتاری کے بعد اسے بھیجے گئے ہتھیار سے فائر کی گئی تھیں۔ ریکارڈ پر موجود شواہد، اس طرح اپیل کنندہ حُسنہ کے سامنے ہر معقول شک سے بالاتر الزام کو گھر لے آئے ہیں اور ٹرائل کورٹ کے ذریعے درج کردہ مختلف جرائم کے لیے اس کی اثباتِ جُرم اور سزا اچھی طرح سے قابل قدر ہے اور کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مذکورہ بحث کے نتیجے میں حُسنہ اور جالور سنگھ اپیل گزاروں کی اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔روپا اپیل کنندہ کی اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور اسے شک کا فائدہ دیتے ہوئے اسے تمام الزامات سے بری کر دیا جاتا ہے۔اگر کسی دوسرے معاملے میں ضرورت نہ ہو تو اسے فوری طور پر حراست سے رہا کر دیا جائے گا۔

ملزم 'R' کی اپیل کو منظور کیا گیا

اور دیگر دو ملزموں کی اپیل خارج کر دی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:22
I attest to the accuracy and integrity of this document